سوال

(151)اسلامی مملکت میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان دنوں تعلیمی اداروں میں عیسائی طلبہ کو اسلامیات کے تبادلہ میں اخلاقیات یا سوکس پڑھنے کی سہولت ہے عیسائیوں کو شکایت ہے کہ یہ مضامین خشک ہیں طلبہ ان میں تھوڑے نمبر حاصل کرتے ہیں اور نتیجتاً میرٹ سے رہ جاتے ہیں۔

آئینی طور پر ہر شہری کو برابر کا حق حاصل ہے اور حکومت اقلیتوں کے مفادات کی پابند ہے۔ اندریں حالات عیسائیوں نے لاہور ہائی کوٹ میں رٹ دائر کی ہے کہ ان مقدس کتاب بائبل کو نصاب تعلیم میں داخل کیا جائے عیسائی طلبہ اس مضمون میں 80تا95فی صد نمبر حاصل کر کے میرٹ پر پورے اتر سکیں گے بائبل پڑھانے کے لیے ایک لاکھ عیسائی اساتذہ رکھے جائیں گے اس سے یہ "روحانی" فائدہ بھی ہوگا کہ متواتر دس سال بائبل پڑھنے کے بعد طالب علم مکمل مسیحی ہو کر نکلے گا

(1)جناب کی خدمت میں اس موضوع پر اسلامی موقف واضح فرمانے کی درخواست ہے ؟

(2)کیا اسلامی شریعت مین اسلامی پاکستان کے اندر عیسائی ہندبدھ سکھ پارسی قادیانی اقلیتوں کے طلبہ کو سرکاری خرچہ اور قاعدہ نصاب تعلیم کے طور پر ان کی مذہبی کتب کی کفر وشرک بھری اور خلاف اسلام تعلیم دینے کی اجازت ہے ؟

کیا اسلامی مملکت میں مذہبی اقلیتوں کا یہ حق مسلم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1)زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ کے ادوار پر غور خوض کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور دیگر غیر مسلم اقوام کا دینی مناہج تعلیم وتدریس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق یا واسطہ نہ تھا بلکہ مختلف ادوار میں ان کے تعلیمی ادارے مدارس ومعاہد وغیرہ جداگانہ حیثیت کے حامل تھے نہ غیر مسلم طلبہ کا مسلم طلبہ سے اختلاط تھا اور نہ ہی غیر مسلم اساتذہ کبھی اسلامی مدارس میں بطور معلم مقرر ہوئے۔

امتیازی تہذیب وتمدن اور عقائدی افتراق کا تقاضا یہی ہے لیکن بعد میں مرور زمانہ سے ہوا یہ کہ استعماری عناصر اور اس کے پروردہ اور زرخرید ملحدانہ نظریات کے پرچار کرنے والے اشخاص نے باقاعدہ منظم سازش کے تحت اسلام کے نام پر اسلامی ثقافت کا حلیہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اس کے نتیجہ میں سادہ لوح مسلمان صراط مستقیم

سے بھٹک کر منزل مقصود اور جادہ حق سے کوسوں دور ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ واپسی کی راہیں مسدود نظر آنے لگیں۔ اہل دانش کے ہاں مقولہ معروف ہے کہ انگریز پاک وہند کو چھوڑ کر چلا گیا لیکن تعلیم و تعلم اور تہذیب ثقافت کی سورت میں ذہنی غلامی ورثہ مین چھوڑ گیا اس سے نجات حاصل کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں اس کے گماشتے نصف صدی سے نظام تعلیم پر قابض ہیں جس کسی نے ان کے آڑے آنے کی کوشش کی اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ آج کے انحطاطی دور میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ کوئی مرد مجاہد آگے بڑھ کر موجود سیکولر نظام میں انقلاب برپا کرکے اس کا رخ مکہ اور مدینہ کی صاف شفاف فضا کی طرف موڑے تاکہ بندگان اللہ دنیاوی واخروی سعادتوں سے بہرہ در ہوسکیں۔ لہذا بنیادی طور پر جدوجہد اس کی امر کی ہونی چاہیے کہ معصوم مسلم بچے کو کفر کی مق اربت سے دور رکھنے کی سعی کی جائے تاکہ غیر مرئی جراثیم سے محفوظ ومامون رہ سکے اس لیے کہ انسانی فطرت میں یہ شئی مرکوز ہے کہ بیرنی اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

''(لتتبعن سنن من قبلكم شبرا بشبر۔۔۔) صحيح البخاري كتاب احاديث الانبياء باب ما ذكر عن بن اسرائيل (٣٤٥٦) و(7320) صحيح مسلم كتاب العلم باب اتباع سنن اليهود والنصاري (٦٧٨١)

میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے

اس بناء پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ راسخین فی العلم

کے ماسوا عامۃ الناس کےلیے یہود نصاریٰ کی محرف ومبدل کتابوں کا مطالعہ کرنا ممنوع ہے (فتح الباری :13/525) چہ جائیکہ اسلامی ماحول میں بائبل کی تدریس کی اجازت مرحمت کرکے مخالفین اسلام کی حوصلہ افزائی کی جائے میرے خیال میں اصلاً ارباب اقتدار سے یہ مطالبہ ہونا چاہیے کہ قطع نظر آئین سے اقلیتوں کی شہری آزادی اور حقوق اسی طرح متعین کیے جائیں۔ جس طرح کہ اوائل اسلام میں حاصل تھے

''الخير كل الخير في الاتباع والشر كل الشر في الابتداع''

اس طریق سے موجود الجھن اور بگاڑ کا حل خود بخود نکل آتا ہے اللہ رب العزت جملہ مسلمانوں میں فہم وبصیرت پیدا فرمائے تاکہ وہ کما حقہ اپنی ذمہ داری کا احساس وادراک کر سکیں۔ واللہ ولی التوفیق

(2) نیز اسلامی نقطہ نظر سے کسی فرد کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں کہ اسلامی بیت المال کو کفریہ افکار کی ترویج وتشہیر میں ضائع کرے قیامت کے روز ایسے لوگ اللہ کے ہاں جوابدہ ہیں صحیح حدیث میں ہے :

''كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الامام راع ومسئول عن رعيته ''صحيح بخاري باب الجمعة في القري والمدن)

وائے افسوس! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسلامی خزانہ غلبہ دین کے مصارف میں خرچ ہوتا لیکن غلط کار لوگوں کے ہاتھ چڑھنے کی وجہ سے الٹا چکر چل رہا ہے اپنے سر والا حساب بنا ہوا ہے اللہ عزوجل ارباب حل وعقد کو اپنے فریضے کا فہم عطا فرمائے۔ آمین!

(3) اسلامی مملکت میں اس قسم کے حقوق کا تصور تک موجود نہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے خلاف کفر وشرک کو مسلح کرے اسلام نے تو اس بات سے سختی سے روکا ہے کہ کفار کے ہاتھ اسلحہ مت فروخت کیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل یہی اہل اسلام کیخلاف استعمال ہونے لگے رب العزت ہمارے حال پر رحم فرمائے آمین!

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص432

محدث فتویٰ